تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل
اخبار ہفتہ میں دوبار قادیان

فی پرچہ ۱؎

ایڈیٹر غلام نبی

محفوظ بنام مینیجر الفضل
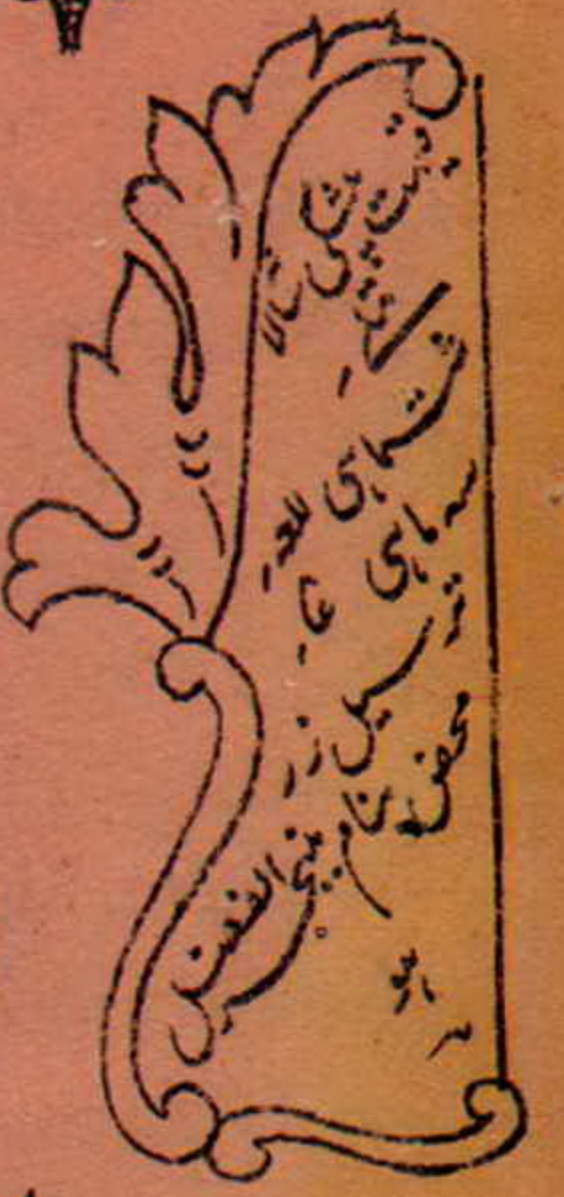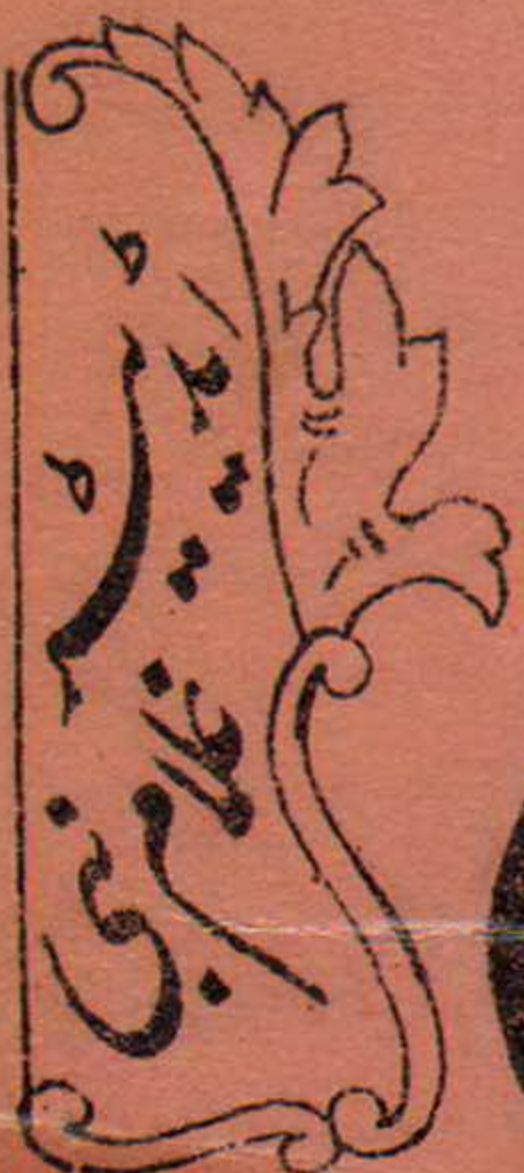
جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۰ | مورخہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

شملہ سے تشریف آوری پر چونکہ موسم کی تبدیلی کا اثر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت پر پڑا۔ اس لئے کچھ ناساز رہی۔ لیکن اب بفضل خدا آرام ہے ÷

جناب مفتی محمد صادق صاحب شملہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہ آکر قادیان واپس آکر صرف ایک شب کے قیام کے بعد عازم کولمبو (جزیرہ سیلون) ہوئے۔ جہاں کوئی پادری صاحب مسلمانوں کو مباحثہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ اور وہاں کے مسلمانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو تار دیکر مبلغ بلوایا ہے۔ جناب مفتی صاحب اپنے سفر میں کامیابی کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ غالباً ایک ماہ انہیں اس سفر میں لگ جائیگا۔ واپسی کا ارادہ براہ کلکتہ ہے ÷

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں ÷

جناب مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کا انتقال پُر ملال

خدا تعالیٰ کا وہ پیارا بندہ جو صرف السّٰبقون الاولون میں سے ہونے کی وجہ سے اور نہ صرف اپنے اخلاص اور فداکاری کے لحاظ سے جماعت احمدیہ میں خاص خصوصیت رکھتا تھا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک عظیم الشان نشان کا چشم دید گواہ اور اس کے ظاہری ثبوت کا حامل تھا۔ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ یعنی جناب مولوی عبد اللہ صاحب سنوری نے ۷ اکتوبر بروز جمعہ ۱۱ بجے دن کے وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے بعد ان کے انتقال کے متعلق جو نہایت رقت انگیز مختصر الفاظ فرمائے اسوقت وہی درج کئے جاتے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ انکی زندگی کے مفصل حالات شائع کئے جائیں گے جو مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قلم بند کرکے مرحمت فرمائیں گے ÷

حضور نے فرمایا:۔ مولوی عبد اللہ صاحب سنوری اپنے اخلاص کے لحاظ سے جو درجہ رکھتے تھے وہ سب کو معلوم ہے حضرت صاحب کے پرانے خادموں میں سے تھے۔ انکے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے مختلف موقعوں پر بہت کچھ لکھا ہے انکی وفات ایک بڑا صدمہ ہے لیکن ایک بڑی چیز جو انکے ذریعہ میسر تھی۔ اس کے چھوٹ جانیکا بھی صدمہ ہے۔ مولوی صاحب ایک بڑے نشان کے حامل تھے۔ حضرت صاحب کا ایک نشان تھا جو اس زمانہ کے ان سائنس دانوں کے رد میں تھا۔ جو کہتے ہیں۔ کہ مادیات پر خدا کا کیا اثر ہے۔ حضرت صاحب کے ذریعہ یہ نشان دکھایا گیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے پیش کردہ کاغذات پر دستخط کرتے ہوئے قلم چھڑکا۔ اور اس سے سرخ چھینٹے گرے۔ مولوی عبد اللہ صاحب ان چھینٹوں کے گرنے کے گواہ تھے۔ اگرچہ گواہیاں چھپ گئی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ موجود رہینگی۔ مگر جو رؤیت کا اثر ہو سکتا ہے وہ گواہی کا نہیں ہو سکتا۔ مولوی صاحب نے اسوقت

ایک ایسی بات کی۔ جو ہمیشہ کے لئے جماعت کو ممنون احسان رکھے گی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اصرار سے حضرت صاحب سے وہ کرتا مانگ لیا۔ جس پر چھینٹے پڑے تھے۔ غالب گمان یہ ہے کہ حضرت صاحب اس کرتے کو جلا دیتے۔ تاکہ اس سے آیندہ کسی قسم کا شرک نہ پیدا ہوتا۔ مگر مولوی صاحب نے اصرار سے وہ کرتا لے لیا۔ اور اس طرح ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں نے ان چھینٹوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت صاحب نے ان سے یہ بھی وعدہ لے لیا تھا۔ کہ جب فوت ہوں۔ تو کرتا ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔ اس وجہ سے وہ نشان جو آجتک ہم دیکھتے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب اس لئے سالانہ جلسوں کے موقعہ پر دکھاتے رہے۔ کہ وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ نہ معلوم کس وقت فوت ہو جائیں۔ وہ کرتا آج انکے ساتھ ہی دفن ہو جائیگا۔ اور آیندہ اس نشان کو دیکھنے کا کسی کو موقع نہ ملے گا۔ اس لحاظ سے انکی موت بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ آج ایک ظاہری اور تازہ نشان دفن کر دیا جائے گا۔ اور آیندہ لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکر رہ جائے گا۔ اس نشان کو آنکھوں سے کوئی نہ دیکھ سکے گا۔"

جمعہ کی نماز کے بعد حسب اعلان لوگ مقبرہ بہشتی کے متصل باغ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد جنازہ لایا گیا۔ جسے کندھا دینے والوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تشریف آوری تک مردوں اور عورتوں کے بہت بڑے ہجوم نے مولوی صاحب کی۔ اور اس مقدس کرتے کی جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے اور جو مولوی صاحب کو پہنایا ہوا تھا۔ آخری زیارت کی۔ حضور نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں بڑی کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ حضور نے میت کو کندھا دیا۔ اور نعش مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے قریب دفن کی گئی۔ بیرونی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں +

ضرورت کاتب

الفضل کے لئے ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے جس کا اردو عربی خط نہایت اعلےٰ ہو۔ جس شخص نے کسی اخبار میں کام کیا ہوگا۔ اسے ترجیح دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ چھپے ہوئے خط کا نمونہ ایڈیٹر الفضل کے نام آنا چاہیئے +

میرے مسیح نے مجھے مستانہ کر دیا

(از جناب قاضی اکمل صاحب)

ملاں تو کہہ رہے ہیں کہ دیوانہ کر دیا
میرے مسیح نے مجھے مستانہ کر دیا

گذری ہے فقر و فاقہ میں اپنی تمام عمر
لیکن مرا مزاج تو شاہانہ کر دیا

وہ دن بھی تھے کہ ایک دم بھر نہ تھی جدا
کیا بات ہے کہ لطف سے بیگانہ کر دیا

تیری نگاہ ناز نے اے فتنۂ زمن
دیوانہ کر دیا مجھے دیوانہ کر دیا

جو فیلسوف بنتے تھے نکلے وہ بیوقوف
جو بیوقوف تھے انہیں فرزانہ کر دیا

تجھ کو بنایا شمع سراپردۂ جمال
تو مجھ کو اپنی ہم سے پروانہ کر دیا

کعبہ سے بیج و تاب میں ہم بھی نکل گیا
بڑھ کر ادب سے ہم نے مگر خانہ کر دیا

اللہ رے جذب ساقی ہو تو کہ شیخ کو
پابند حلقۂ در مے خانہ کر دیا

صدر مرحبا سفیر بخارا حریف کو
تو کس طرح خوان ہمت مردانہ کر دیا

تم بھی نکل رہی ہو کیا ابھی سجود سجد
تم نے وہیں محفل جانانہ کر دیا

افسوس ہمت لیڈر کے جلسے نے
انگورہ کو نگ حشمت غزنانہ کر دیا

اسلام اپنی جمع ہے سارا جہاد ولی
توفیق اے خلیفہ قوم نے کیا یکانہ کر دیا

باطل فروش مکر یہ نفرین جیدہ ہرا
توحید کی زمین کو صنم خانہ کر دیا

شملہ میں اتحاد کی بنیاد رکھ تو دی
گو ہندوؤں نے بزم کو ویرانہ کر دیا

سیم و ذہب دکھا کے ہیں ہیں ہیں کو چھینتے
ان ظالموں نے دام تہ دانہ کر دیا

سالوسیاں رہے جبہ و دستار نے مجھے
مجبور وضع و شیوۂ رندانہ کر دیا

گنجینۂ معارف قرآن لٹائیں گے
اعلان عام جلسۂ سالانہ کر دیا

ستور کے دل کا ہوا انتقال آہ
تقدیر نے عجب امر سامانہ کر دیا

مخلص ترین صحابی احمد رسول حق
جسکو نگاہ یار نے مستانہ کر دیا

وہ مرا لم تفضیل رہ و رسم عاشقی
پھر تازہ جس نے عہد یگانہ کر دیا

مکتوب اپنے ہاتھ سے لکھی جسے مسیح
جسپر کہ ختم خلق کریمانہ کر دیا

جو اک نشان کا شاہد یکتا تھا مر گیا
جسکو عطا قمیص بزرگانہ کر دیا

جسپر نشان قدرت حق تھی وہی قمیص
مدفون خاک آہ وہ ریحانہ کر دیا

دیکھا جہاں بھی نقش کف پائے میرزا"
اکمل نے جھٹ ادا وہیں دوگانہ کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح شملہ سے قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح یکم اکتوبر کو ۴-۴۰ بعد دوپہر شملہ سے دارالامان کیطرف روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر حضرت نواب محمد علیخان صاحب۔ آپ کے صاحبزادگان خان صاحب میاں عبدالرحمن خان صاحب۔ میاں عبداللہ خان صاحب موجود تھے۔ جماعت احمدیہ شملہ کے تمام احباب حاضر تھے۔ حضرت ام المومنین بھی تشریف فرما تھیں +

کالکا سٹیشن پر مسلمانان کالکا نے اپنے اخلاص و محبت اور اتحاد اسلامی کا جو نظارہ عملاً دکھایا وہ قابل تحسین اور واجب العمل ہے۔ سٹیشن پر رضاکاران کا دستہ اپنی وردی اور جھنڈوں کے ساتھ اسلامی شوکت اور اتحاد کا ایک دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ جونہی ٹرین سٹیشن پر پہنچی اللہ اکبر کے پرشوکت نعروں سے سٹیشن گونج اٹھا۔ اس موقعہ پر ہر فرقہ کے مسلمان موجود تھے اور سب کے سب محبت و اخوۃ کا ایک جاذب منظر پیش کرتے تھے۔ کالکا کی ہر چہار مساجد کے امام صاحبان نے اسلامی فراخدلی اور رواداری کا عملی ثبوت دیا شیخ عطاء اللہ صاحب کمانڈر رضاکاران نے اپنے ضبط و انتظام کا بہترین نمونہ اپنے رضاکاروں کے عمل میں دکھایا۔ اس سٹیشن پر احمدی احباب صرف چار ہیں لیکن کالکا کے تمام مسلمانوں میں جس اتحاد کی روح کام کر رہی ہے وہ دوسری جگہ کے مسلمانوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ انجمن اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور جامع مسجد کے امام صاحب بھی موجود تھے۔ چائے کی دعوت حضرت اور آپ کے خدام سفر کو دیگئی۔ حضرت نے رضاکاران اور دوسرے مسلمانوں کو جو موجود تھے مسلمانوں کی اقتصادی ضروریات اور اتحاد باہمی کے متعلق چند کلمات طیبات ارشاد فرمائے۔ اس تمام انتظام کے لئے میں تمام مسلمانان کالکا کا شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصیت سے امام صاحبان اور شیخ حشمت اللہ صاحب جنرل کلرک شیخ عبداللہ صاحب ٹھیکیدار اور برادر ظفر محمد صاحب شیخ عطاء اللہ صاحب کمانڈنگ اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہیں خدا تعالیٰ ہر جگہ مسلمانوں میں اسی طرح اتحاد اور اخلاص پیدا کر دے۔ آمین

چونکہ حضرت کی آمد کی خبر شہر میں پہنچ گئی تھی۔ اس لئے صرف جالندھر چھاؤنی پر جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی و شہر نے حضرت کا استقبال کیا اور چائے پیش کی۔ امرتسر بھی جماعت موجود تھی۔ [illegible] سے باہر جماعت قادیان نے حضرت کا استقبال فرمایا۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء

ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کے متعلق مسلمانوں کا فرض

اس وقت ہندوستان میں سات کروڑ ایسے انسان پائے جاتے ہیں جنہیں مردم شماری کے وقت تو ہندو اپنے ساتھ شامل کرکے اپنی تعداد میں بہت بڑا اضافہ کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے سوا نہ انہیں انسان سمجھتے ہیں۔ اور نہ انسانوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ بلکہ حیوانوں سے بدتر قرار دیکر ہر قسم کی ذلت ان سے روا رکھتے ہیں۔ اپنے قریب سے گذرنے دینا تو الگ رہا وہ سڑکیں جن پر گائے بیلوں۔ گھوڑوں۔ گدھوں حتیٰ کہ کتوں بلوں کے چلنے پھرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جاتی۔ ان پر سے کسی ایسی قوم کے فرد کا گذرنا جسے ہندو "اچھوت" کے شرمناک اور رذیلانہ لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ انہیں گوارا نہیں۔ چنانچہ جنوبی ہند میں اس قسم کے جھگڑے اور فسادات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں ؎

پھر اپنے لئے وحشیانہ اور ظالمانہ طریق پر سامان تفریح مہیا کرنے کیلئے ادنیٰ اقوام کی عورتوں کو بازیچہ نوجوانان بنانے میں دریغ نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ پچھلے ہی دنوں ایک علاقہ میں اچھوت اقوام کی عورتوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں گاؤں کے گرد پھرانے اور ایسی حالت میں ان پر غلاظت اور گندگی گرا کر ان کی چیخ و پکار پر خوشی منانے کے ستم شعارانہ فعل کے خلاف بڑے زور سے صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ہے

غرض ہندوستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ ہندوؤں کے طرز عمل اور ہندو دھرم کی مہربانی سے جس طرح زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک اور حد درجہ قابل مذمت ہے۔ اور ہر وہ انسان جس کے سینہ میں دل اور دل میں خدا تعالیٰ کی اشرف المخلوقات کا تھوڑا بہت درد ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر کانپ اٹھتا ہے۔ جن میں ہندوؤں کے بنائے ہوئے اچھوت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی قابل رحم اور لائق ہمدردی حالت کی یہ انتہا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہزاروں سالوں سے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ گراتے چلے آرہے ہیں۔ اور جن کا مذہب انہیں یہ تلقین کرتا ہے۔ کہ انہیں دنیا کی سب سے بدترین اور لائق نفرت مخلوق سمجھو۔ ان میں بھی ایسے آدمی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو علی الاعلان کسی کو "اچھوت" قرار دینے کو "شیطانی فعل" کہہ رہے ہیں۔ اور اپنی قوم کو اس شرمناک فعل سے باز رہنے کی تلقین کر رہے ہیں ؎

ایسے ہی لوگوں کے شور و شر اور آہ و فغاں کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوؤں کا نوزائیدہ گروہ اور ہندو دھرم کے احکام کو ضرورت زمانہ اور اپنی منشاء کے مطابق توڑنے مروڑنے والی پارٹی آریہ سماج "اچھوت ادھار" کی دعویدار بن کر کھڑی ہوئی ہے۔ جو اس بات کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو اس بات کا یقین دلائے۔ کہ آئندہ ان کے ساتھ ہندو وہ انسانیت کش سلوک نہیں کریں گے۔ جو آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن یہ محض ان کی طفل تسلیاں اور نمائشی باتیں ہیں۔ کبھی ممکن ہی نہیں۔ کہ ہندو ان لوگوں کو جنہیں اب ہندو بنایا جائے۔ ویسا ہی انسان سمجھیں۔ جیسا وہ خود اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ اور ان سے ویسا ہی سلوک کریں۔ جیسا ہندو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔

یہ میں یونہی نہیں کہہ رہا۔ واقعات ہیں۔ جو اس کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور خود آریہ کہلانے والوں کے بیانات ہیں۔ جو اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ ابھی چند ہی دن ہوئے۔ نو آریہ کانفرنس کے صدر نے اس کانفرنس کی تخلیق کی غرض ہی یہ بیان کی تھی۔ کہ چونکہ آریہ نو آریوں کے ساتھ معاشرتی تعلقات قائم نہیں کرتے۔ اور وہ سخت مشکلات میں گرفتار ہیں۔ اس لئے ان مشکلات کا حل تجویز کیا جائے۔ اور اسی کانفرنس کے سیکرٹری نے اعلان کیا تھا۔ کہ "نو آریوں کی حالت نہایت عبرتناک اور غیر تسلی بخش ہے"۔ یہ کانفرنس ان لوگوں نے نہیں بنائی۔ جنہیں آریوں نے "اچھوت" اقوام سے حاصل کرکے آریہ بنایا۔ بلکہ ان بدقسمت انسانوں نے بنائی ہے۔ جو اپنی غلط روی اور غلط کاری کی وجہ سے اسلام ایسے مذہب کو چھوڑ کر آریہ بنے۔ اور جواب بھی کم از کم اسلام کی اس خوبی کے قائل ہیں۔ کہ اسلام نے مسلمان ہونے والوں کے لئے جو مساوات قائم کی ہے۔ اس کی نظیر کسی اور مذہب میں ہرگز نہیں ملتی۔ جب مسلمان کہلا کر آریہ بننے والے بدقسمتوں کے ساتھ اس وقت تک آریوں کا یہ سلوک ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں ہندو اچھوت سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ انسانیت کا سلوک کر سکیں۔

غرض یہ قطعاً ناممکن ہے۔ کہ آریہ ادنیٰ اقوام کو ان کی غصب کردہ انسانیت واپس دے سکیں۔ اور انہیں اپنے جیسا انسان سمجھ سکیں۔ ان کے بلند بانگ دعوؤں اور روز و شب کے شور و شر کا مدعا سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو شدھ کرنے کے سبز باغ دکھا کر ان کی ذلت اور نکبت کی مدت کو اور لمبا کر دیں۔ اور اس طرح ان کی تعداد سے خود فائدہ اٹھاتے رہیں۔ ان کے ذریعہ حاصل کردہ ملکی حقوق پر بلا شرکت غیرے قابض رہیں۔ اور ملک میں اپنی تعداد کی زیادتی ظاہر کرکے سیاسی فوائد حاصل کریں۔

اچھوت اقوام کی حقیقی اور اصلی ترقی کا اگر کوئی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور ہوا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہے اسلام نے ہی ان گرفتاران بلا میں سے بہت بڑی تعداد کو پہلے انسانی حقوق عطا کئے۔ اور صحیح معنوں میں انسان بنایا۔ اور اسلام ہی اب بھی ان کے درد کا درمان ان کی ذلت کو عزت سے بدلنے والا اور انہیں گری ہوئی حالت سے اٹھانے والا ہے۔

اسلام نے ان اقوام کو پہلے جس قدر فیض پہنچایا۔ اور ان کی حالت میں جیسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔ اس کے متعلق میں اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے ایک متعصب آریہ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ وہ آریہ بالفاظ "تیج" مشہور مضمون نگار شری پت مہاشہ سنت رام جی بی۔ اے۔ ہیں۔ جو یکم ستمبر کے "تیج" میں لکھتے ہیں:۔

"بھارت ورش میں اسلام کا پرویش ہمارے اپنے ہی برے کرموں کا دنڈ سروپ ہے۔ ہم لوگ مجموعی طور پر اپنے مجلسی جرم اور ظلم کرتے رہے ہیں۔ اور اب تک بھی کر رہے ہیں۔ کہ

بھگوان کے نیائے نیم کے انوسار اسلام کا اس دیش میں آنا ضروری تھا۔ ورن اور ذات پات کے اونچ نیچ نے پرماتما کے کروڑوں امرت پتروں کا جیون کتوں اور بلیوں سے بھی گیا گزرا بنا رکھا تھا۔ بھارت میں پورانک کال میں اپنے کو اونچی ذات کے کہنے والے لوگ دوسروں پر من مانے ظلم کر سکتے تھے کیونکہ ان بچاروں کو پناہ دینے والا کوئی دوسرا مذہب یہاں نہ تھا اس لئے اسلام نے آکر ان کے لئے مساوات کا یا کم سے کم انسان ہونے کا اعلان کیا۔ اور لیناچار سے پیڑت نیچ جاتیوں کے لوگ ہندو دھرم کو تلانجلی دیکر اسلام کی شرن میں چلے گئے۔"

یہ الفاظ جو ایک آریہ کے قلم سے نہ معلوم کس طرح نکل گئے۔ ہر مسلمان کو نہایت غور و فکر سے پڑھنے چاہئیں۔ اور اس بارے میں اپنا فرض محسوس کرنا چاہیئے۔ ادنیٰ اقوام پر ہندوستان میں آج بھی اسی طرح ظلم و ستم ہو رہے ہیں جس طرح اُس وقت ہوتے تھے۔ جب خدا تعالےٰ نے اسلام کو ہندوستان میں پہنچایا۔ "اچھوت" لوگ آج بھی نعمت اسلام کے ایسے ہی محتاج ہیں۔ جیسے پہلے تھے۔ ان لوگوں کو آج بھی ہندوؤں نے اسی طرح کتوں اور بلیوں سے بھی گیا گزرا بنا رکھا ہے۔ جس طرح پہلے بنایا ہوا تھا۔ پھر آج اسلام کے نام لیوا کیوں خدا تعالےٰ کی اس مخلوق کو تکلیفوں اور مصیبتوں سے رہائی دلانے سے غافل ہیں۔ کیوں ان کے دکھوں کو دور نہیں کرتے اور کیوں انہیں ان کی غصب شدہ انسانیت واپس نہیں دلاتے۔

مسلمانو! سُن لو اور خوب اچھی طرح سُن لو۔ وہ اسلام جس نے پہلے ابر رحمت بن کر ہندوستان کی اچھوت اقوام کی کشت امید کو سرسبز کیا تھا جس نے انہیں مظالم سے نجات دلائی تھی۔ جس نے انہیں انسان اور پھر با خدا انسان بنایا تھا۔ وہی اسلام آج بھی موجود ہے۔ اور وہ اب بھی وہی کچھ کر سکتا ہے۔ جو اس نے پہلے کیا۔ ہاں شرط یہ ہے کہ آج کے مسلمان بھی ویسے ہی مسلمان بنیں جیسے پہلے تھے۔ ان میں اشاعت اسلام کا ویسا ہی جوش ہو۔ جیسا پہلوں میں تھا۔ ان میں اسلام کی خاطر اپنے پیٹ کاٹ کر دینے کا ایسا ہی ولولہ ہو۔ جیسے پہلے لوگوں میں تھا۔ ان میں ادنیٰ اقوام کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کرنے کی ایسی ہی لگن ہو جیسی پہلوں میں تھی۔ اگر یہ بات حاصل ہو جائے۔ تو اب بھی ہندوستان کے کئی کروڑ اچھوت اپنی گری ہوئی حالت سے نکل سکتے۔ اور بہترین انسان بن سکتے ہیں۔ کیا مسلمان اس نہایت اہم اور ضروری امر کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ اور اچھوت اقوام کی تبلیغ پر خاص زور نہ دیں گے۔

جماعت احمدیہ اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت اس بارے میں حتی الامکان کوشش کر رہی ہے۔ کئی مبلغ اس کام پر متعین ہیں۔ لیکن یہ کام اتنا بڑا ہے کہ تمام مسلمانوں کو متحدہ طور پر اسے سرانجام دینے میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ ہر جگہ اور ہر مقام کے مسلمانوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور ادنیٰ اقوام میں کام کرنے والے مبلغین کی ہر طرح مدد کرنی چاہیئے۔ اس بارے میں جو رکاوٹیں اور مشکلات پیش آئیں ان کی اطلاع دفتر ترقی اسلام قادیان کو دیکر ضروری مشورہ اور امداد حاصل کرنی چاہیئے۔ یہ صیغہ انشاء اللہ ہر وقت مناسب امداد دینے کے لئے تیار رہے گا۔

راجپال کی فتنہ انگیزی

گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں ہم راجپال کی اس شرارت اور فتنہ انگیزی کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو اس نے "بلیدان چترا ولی" نام کی کتاب شائع کر کے اس میں فرضی تصاویر کے ذریعہ کی ہے وہ ہندو جو راجپال کے رنگیلا رسالہ کو محض اس لئے دوبارہ شائع کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح مسلمانوں کی دل آزاری ہو۔ ان سے مسلمانوں کے خلاف جو فعل بھی سرزد ہو اس پر کوئی تعجب نہیں ہو سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کی فتنہ انگیزیوں کو کہاں تک طویل ہونے دیگی۔ اور کب ایسی مؤثر کارروائی کریگی جس سے فتنہ انگیزی کا سدباب ہو جائے۔

راجپال کی مذکورہ بالا کتاب کے متعلق "ملاپ" (۲۴ ستمبر) کا بیان ہے۔ کہ اس میں "بغیر کسی قسم کی اشتعال انگیز تحریر کے محض واقعات کو من و عن بیان کر دیا گیا ہے۔ اور ان واقعات کے متعلق تصاویر بھی دی گئی ہیں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو نہ صرف راجپال کی اس شرارت کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کی حمایت میں ہیں۔ اب گورنمنٹ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دیکھے اس کتاب میں جو واقعات اور تصاویر دی گئی ہیں۔ وہ کہاں تک درست ہیں۔ اور ان سے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں میں جذبات نفرت اور عداوت پیدا ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ گذشتہ زمانہ کے واقعات چونکہ تفصیل طلب ہیں۔ اس لئے ہم صرف زمانہ حال کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام کے قاتل کو کس نے دیکھا کہ وہ مسلمان تھا۔ اور جب اس نے قتل کیا۔ اس وقت کیمرا لئے کون ہندو کھڑا تھا جس نے اس وقت کی تصویر کھینچ لی۔ اگر کوئی نہیں۔ تو پھر اس کے متعلق جو تصویر دی گئی ہے اس کے فرضی ہونے اور محض مسلمانوں کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے شائع کرنے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ یہ ہم نے بطور نمونہ ایک تصویر کا ذکر کیا ہے۔ باقی سب تصاویر بھی محض فرضی اور بناوٹی ہیں جن کی غرض مسلمانوں کے لئے ہندوستان میں عرصہ حیات تنگ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس ہم گورنمنٹ سے بڑے زور کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف اس کتاب کو ضبط کرے۔ بلکہ اس کی اشاعت کرنے والے راجپال کو بھی کافی سزا دے۔ تاکہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آئے۔

جسٹس دلیپ سنگھ کا دوبارہ تقرر

اگر شملہ کی یہ خبر درست ہے کہ کنور دلیپ سنگھ کو از سر نو ایڈیشنل جج عدالت عالیہ لاہور مقرر کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس کے متعلق بہت جلد سرکاری اعلان ہونے والا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت نے نہ صرف مسلمانان پنجاب بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو پائے تحقیر سے ٹھکرا دیا ہے۔ جو انہوں نے جسٹس موصوف کی دوبارہ تقرری کے متعلق ہر جگہ جلسے منعقد کر کے کیا تھا۔ اور جو یہ تھا۔ کہ چونکہ ان پر صوبہ کی اکثر آبادی کا اعتماد نہیں رہا۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ کنور صاحب کے عارضی تقرر کی موجودہ میعاد کے ختم ہونے پر کوئی مزید توسیع نہ کی جائے۔

گورنمنٹ بخوبی جانتی ہے۔ کہ جسٹس دلیپ سنگھ کے متعلق صوبہ پنجاب کی آبادی کے حصہ غالب کے خصوصاً اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے عموماً کیا جذبات ہیں۔ اور پھر عدالت عالیہ لاہور کے ڈویژن بنچ کے فیصلہ ورتمان نے ان جذبات کو حق بجانب قرار دیدیا ہے ایسی حالت میں کنور صاحب کی میعاد ملازمت میں توسیع ہمارے نزدیک قطعاً دور اندیشی پر مبنی نہیں ہے۔ اور ہم گورنمنٹ کو مخلصانہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ ضرور اس سے باز رہے۔ ورنہ ورتمان کے مقدمہ میں گورنمنٹ نے سرگرمی سے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے مسلمانوں کی جو اشک شوئی کی تھی۔ وہ بالکل فضول اور بے کار ہو جائیگی۔ اور مسلمان سمجھیں گے۔ کہ گورنمنٹ نے ان کے ایک نہایت معمولی مطالبہ کو منظور کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔

کیا ہم امید کریں۔ کہ گورنمنٹ اس معاملہ کا آخری فیصلہ کرنے سے قبل مسلمانوں کے جذبات اور احساسات پر مزید غور کریگی۔ اور مسلمانوں کو شکرگذار اور احسان مند بنانے کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیگی۔

ہمارے نزدیک حالات جس حد تک نزاکت اختیار کر چکے ہیں ان کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خود کنور دلیپ سنگھ صاحب کو بھی اپنی ملازمت میں مزید توسیع منظور نہ کرنی چاہیئے۔

بہائی مذہب کے الہامی معمے

(۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چڑھ گئے

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

معمہ نمبر ۳:۔ بہائی فرقہ کے بعض رسائل میں شائع کیا گیا ہے کہ مرزا حسین علی صاحب (بہاء اللہ) مسیح موعود ہونے کے دعویدار تھے۔ لیکن کتاب ایقان صفحہ ۹۰ میں بہاء اللہ صاحب نے لکھا ہے "عیسیٰ از میان قوم غائب شد و بفلک چہارم ارتقا فرمود"۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم یہود سے غائب ہو گئے اور چوتھے آسمان پر چڑھ گئے تھے۔

حضرت عیسےٰ کس موقع پر اور کس طرح آسمان پر چڑھ گئے؟ اس کے متعلق بہاء اللہ صاحب نے کتاب ایقان کے دوسرے مقام میں بصفحہ ۱۳۴ لکھا ہے:۔

"درصدد ایذاء و قتل آنحضرت افتادند کہ بفلک چہارم فرار نمود" کہ یہود جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دکھ پہنچانے اور آپ کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے۔ تو اس وقت حضرت عیسیٰ ؑ چوتھے آسمان پر بھاگ گئے۔

ایقان کے ان دونوں حوالوں سے ثابت ہے کہ کتاب ایقان کے نازل ہونے یا تحریر ہونے کے وقت بہاء اللہ صاحب کی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ چلے جانے کے متعلق وہی عام تعلیم تھی۔ جو دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جب یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینے کے لئے تیار ہوئے تو وہ زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر چڑھ گئے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کتاب ایقان کی تعلیم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور جس طرح وہ آسمان پر زندہ تشریف لے گئے ہیں۔ اسی طرح زندہ اتر بھی سکتے ہیں۔ تو ان کی موجودگی میں بہاء اللہ کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر کہا جائے کہ بیشک ایقان کے تحریر ہونے کے وقت تو بہاء اللہ صاحب کی یہی تعلیم تھی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ لیکن بعد میں انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ تعلیم دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں۔ تو اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ کیا ایقان خدا کی کتاب نہیں ہے؟ جہانتک مجھے صحیح علم ہے۔ خواہ کوئی بہاء اللہ صاحب کو خدا کہے یا نہ کہے۔ مگر بہائیوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایقان خدا کی نازل کردہ کتاب ہے۔ چنانچہ کتاب الفرائد مصنفہ میرزا ابو الفضل گلپائیگانی کے مختلف صفحات میں اس امر کا اقرار موجود ہے۔ مثلاً الفرائد طبع مصر کے صفحہ ۴۲۶ میں لکھا ہے۔

"نسبت کتاب مستطاب ایقان بہ سائر الواح نازلہ در این ظہور اعظم مثل نسبت یک آیہ است در قرآن مجید بہ سورہ و یا یک سورہ بتمام قرآن"۔

کہ کتاب ایقان کی حیثیت بمقابلہ ان تمام الواح کے جو اس بڑے ظہور میں نازل ہوئی ہیں۔ ایسی ہے جیسے ایک آیت کی حیثیت قرآن مجید کی ایک سورۃ کے مقابلہ میں یا ایک سورۃ کی حیثیت قرآن مجید کے مقابلہ میں۔ اور الفرائد صفحہ ۱۷۳ میں لکھا ہے:۔

"مقدار فضل حق جل جلالہ در تنزیل کتاب مستطاب ایقان و سائر الواح مقدسہ الخ"۔

کہ کتاب ایقان اور دوسری تمام الواح کے نازل کرنے میں خدا تعالےٰ کے فضل کا اندازہ۔ اور الفرائد صفحہ ۳۷۳ میں ہے کہ "شرح این مطالب در کتاب ایقان از قلم رحمٰن در کمال بسط و تفصیل مبرہناً و اضحاً در غائت وقت و لطافت نازل شدہ" کہ کتاب ایقان میں خدا نے اپنے قلم سے ان مضامین کی شرح کمال بسط اور تفصیل کے ساتھ واضح اور مدلل طور پر نازل فرمائی۔

الفرائد کے ان تینوں حوالوں سے جو بطور مثال کے پیش کئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ کتاب ایقان بہائیوں کے اعتقاد میں خدا تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ خواہ وہ خدا جس نے یہ کتاب نازل کی ہے بہاء اللہ ہو یا کوئی اور۔ پس جب ایقان خدا کی نازل کردہ کتاب ہے۔ اور اسمیں بہاء اللہ کی یہ تعلیم موجود ہے کہ جب یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے لگے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے خوف سے آسمان پر بھاگ گئے تو کیونکر ممکن ہے کہ بہاء اللہ بغیر کسی فریب اور دہوکا کے دوسرے موقع پر یہ کہنے لگ جائیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ نہیں ہیں۔

اب یا تو بہائیوں کو صاف اعلان کرنا چاہیئے کہ ایقان خدا کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی کتاب وہ ہے جسمیں بہاء اللہ نے بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ نہ ہونے کی خبر دی ہے۔ اور اگر وہ مصر ہیں کہ ایقان بھی خدا کی کتاب ہے۔ جسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر بھاگ جانے کی خبر دی گئی ہے۔ اور بہاء اللہ کی وہ کتاب بھی خدا کی کتاب ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ نہ جانے کی خبر دی گئی ہے۔ تو یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ جو کسی طرح جمع نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ اگر خدا کا پہلا علم صحیح تھا جو ایقان میں بیان کیا گیا تھا۔ تو دوسرا علم غلط ٹھہرتا ہے۔ اور اگر دوسرا علم صحیح تھا تو پہلا علم غلط ٹھہرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نسبت یہ تجویز کرنا کہ ایقان کے نازل کرنے کے وقت تک تو اس کو یہ علم تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بھاگ آئے ہیں۔ اور بعد میں اسکو یہ علم ہوا کہ نہیں وہ تو یہودیوں کے ہاتھ سے صلیب پر پھانسی پا چکے ہیں۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی ذات کے ساتھ ہنسی ہے۔

اس جگہ میں اس بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض ہندوستانی بہائیوں نے ایقان کا جو ایڈیشن ۱۹۱۴ء میں لاہور سے چھپوا کر شائع کیا ہے اس میں انہوں نے صفحہ ۱۳۴ کی عبارت محولہ بالا کا ترجمہ کرتے ہوئے "بفلک چہارم فرار نمود" کا یہ غلط ترجمہ کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے چوتھے آسمان پر قرار پکڑا۔ چونکہ اس معنوی تحریف سے ان کا ایک خاص مدعا ہے۔ اس لئے میں نے احتیاطاً ایقان کے مختلف پانچ ایڈیشن جمع کر لئے ہیں۔ اور سب میں "بفلک چہارم فرار نمود" کا فقرہ موجود پایا ہے۔ انگریزی میں جو ترجمہ ایقان کا بہائیوں نے ۱۹۱۵ء میں شکاگو سے شائع کیا ہے۔ اس میں بھی ایقان صفحہ ۱۳۴ کے اس فقرہ "درصدد ایذاء و قتل آنحضرت افتادند کہ بفلک چہارم فرار نمود" کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے

Finally they (the Jews) so designed to persecute him that he took his flight to the fourth heaven (Page 95, 3rd Edition Chicago, 1915)

جس سے ثابت ہے کہ اردو کے ترجمہ میں کسی ہندوستانی بہائی نے عمداً خاص غرض کے ماتحت تحریف کی ہے۔ ورنہ فرار کا لفظ جہاں بھی قرآن مجید یا کلام عرب میں استعمال ہوا ہے اس کے معنے بھاگنے اور دوڑ جانے کے ہیں۔ مثلاً سورۃ القصص ع ۲ میں آیا ہے۔ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ڈر سے مصر سے نکل گئے۔ اسی مضمون کو حضرت موسیٰ ؑ کی زبان سے سورۃ الشعراء رکوع ۲ میں ان الفاظ سے ادا کیا ہے۔ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ کہ میں موسیٰ ؑ تم فرعونیوں سے بھاگ گیا جب میں ڈرا۔

خلاصہ اس معمہ نمبر ۳ کا یہ ہے کہ اولاً ایقان میں بہائی فرقہ کے خدا نے حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر چڑھ جانے کی خبر دی ہے۔ اس کے بعد اگر اس خدا نے یہ خبر دی ہے کہ حضرت مسیح ؑ آسمان پر نہیں چڑھے تھے۔ بلکہ پھانسی مل گئے تھے۔ تو یہ خدا جاہل ہے عالم نہیں۔ اور اگر اس کی وہ خبر جو ایقان میں حضرت مسیح کے متعلق دی تھی صحیح ہے تو حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری موجود ہوتے ہوئے میرزا حسین علی بہاء نے اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو وہ غلط ہے۔ امید ہے کہ بہائی اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک اور آریہ کی عربی دانی

کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ لوگ جن کو قرآن شریف نے "بکم" کے لقب سے ملقب کیا۔ اور اہل عرب نے "عجمی" کا خطاب دیا۔ اور جن کا عرب سے ملکاً۔ مذہباً۔ اخلاقاً۔ سیاستاً کسی صورت میں بھی کوئی تعلق نہ ہو۔ وہ "عربی دان" ہونے کا اعلان کریں۔

ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں میں سے کئی شخصوں نے عربی دانی کا دعویٰ کر کے اس پر بڑا فخر و ناز کیا۔ اور اپنے اس عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی لسانِ عربی ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ کیونکہ فخر ہمیشہ قیمتی اور بیش بہا چیز پر ہی کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے دعویٰ کیا اور بڑے بڑے شہروں میں "اپنے منہ آپ میاں مٹھو" بن گئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں انکے دعویٰ کی تمام حقیقت طشت از بام ہو گئی۔

پچھلے دنوں پنڈت کالی چرن مصنف "وچتر جیون" نے قرآن کریم کے مقابلہ پر دو سورتیں سراپا غلط عربی عبارتوں پر مشتمل شائع کی تھیں۔ جن کے متعلق میں نے ۲۹ مارچ کے الفضل میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس کا جواب لکھنے کی آج تک کسی آریہ کو جرأت نہیں ہوئی۔ اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہو گی۔

ایک اور پنڈت "اسمۂ بدھرم بھکشو" ہیں۔ یہ اول درجہ کے منہ پھٹ اور زبان دراز آریہ ہیں۔ بدقسمتی سے ان کو بھی عربی دانی کا دعویٰ ہے۔ آریہ صاحبان ان کے عربی علم کا ذکر ہمیشہ فخر سے کیا کرتے ہیں۔ ان کے لئے بہتر تھا۔ کہ خاموش رہتے۔ اور اپنی "سنسکرتی عربی" کو پبلک میں نہ لاتے۔ لیکن "اگر رہا نہ جائے"۔ تو اس کا کیا علاج؟ شامتِ اعمال سے پنڈت دھرم بھکشو بھی میدان میں کود پڑے۔ اور آپ کے دماغ میں بھی عربی لکھنے کی سمائی۔ چنانچہ مشتِ نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو۔ آپ پرمیشور سے یوں دست بدعا ہیں۔

"یا ایہا المالک الملک انت عین السرور و منبع لجمیع علوم الحقیقی اعطی لنا علوم الحقیقۃ وجعلنا علی صراط المستقیم لنجیتنا من المصائب عن تلحظ وھذا المقصد و نعبد لک"۔ (آریہ مسافر جلد ۵)

قارئین کرام! میں سخت متحیر ہوں۔ کہ اس تھوڑی سی عبارت کی کون کون سی غلطی آپ پر ظاہر کروں۔ تمام عبارت سراپا غلط ہی نہیں بلکہ اغلط ہے۔ آپ منتظر ہونگے۔ کہ میں عبارت کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ مگر ناظرین مجھے معاف فرمایئے۔ میں قطعاً اس قابل نہیں ہوں۔ کہ اس "منتر" کا ترجمہ کر سکوں۔ کیونکہ ہر ایک عربی دان اس کے سمجھنے سے قاصر ہو گا۔ پھانشہ صاحب کا غالباً یہ مطلب ہے۔ "اے وہ جو تو مالک الملک ہے تو سرور کا چشمہ اور تمام علوم حقیقی کا منبع ہے۔ تو ہمیں علوم حقیقی عطا کر اور ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا تاکہ ہم "تکالیف" سے نجات پا جائیں" (باقی حصہ پنڈت صاحب کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا) فرماتے ہیں "یا ایہا المالک الملک" یہ جملہ بالکل غیر صحیح ہے۔ کیونکہ "مالک الملک" مضاف۔ مضاف الیہ ہے پس اس پر ا۔ل۔ کے کیا معنے؟ اور "ایہا" بھی نہیں چاہیے۔ یہ یوں چاہیئے تھا۔ "یا مالک الملک"۔ آگے فرماتے ہیں "اعطی لنا" یہ بھی بالکل غلط ہے۔ "زدنا" چاہیئے۔ "لنجیتنا" پنڈت صاحب "نجیتنا" کے تو معنی ہیں۔ "ہم نے نجات دی"۔ کیونکہ یہ ماضی جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے پرمیشور کو "تکالیف" سے نجات دی۔ یا آپ خود اس سے نجات حاصل کرنے کے ملتجی ہیں؟ پس یہاں "لننجو" چاہیئے پھر آپ نے "عن التکالیف" لکھا ہے۔ مگر "تکلیف" عربی زبان میں بیگار پر کام کرنے کو کہتے ہیں۔ اب پنڈت صاحب! یہ تو فرمایئے۔ کہ آپ کونسی بیگار پر کام کر رہے ہیں؟ ممکن ہے آریہ سماج نے آپ کو کسی بیگار پر لگا رکھا ہو۔ مگر اس کا علاج تو بالکل آسان تھا۔ کہ آپ حلقہ بگوش اسلام ہو کر "المسلم" میں داخل ہو جاتے۔ تمام "بیگاریں" خود ہی کٹ جاتیں اور "صراط مستقیم" بھی آپ کو مل جاتا۔

یہاں "التکالیف" کی جگہ "المصائب" چاہیئے۔ پھر "علوم الحقیقۃ" کی جگہ "العلوم الحقیقۃ" چاہیئے۔ کیونکہ یہ مضاف۔ مضاف الیہ نہیں۔ بلکہ صفت موصوف ہے۔ دیکھئے جس جگہ الف۔ لام کی ضرورت نہ تھی۔ وہاں تو جڑ دیا۔ اور جہاں ضرورت تھی۔ وہاں ہضم کر گئے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

اسی طرح "جعلنا" کی جگہ "اجعلنا" چاہیئے۔ پس یہ عبارت یوں ہوئی۔ "یا مالک الملک انت عین السرور و منبع لجمیع علوم الحقیقی علمنا (زدنا بسطۃ فی العلوم الحقیقۃ واجعلنا علی صراط مستقیم لننجو من المصائب" اور باقی فقرہ "عن تلحظ وھذ المقصد" اس کو نہ قارئین سمجھیں اور نہ ہم۔ (عبدالرحمٰن خادم از گجرات)

؎ دارالامان میں ہر روز یہ پیشگوئی نئی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اسے ہنستے ہیں۔ اظہار علی الغیب معترض مجھے بتائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کون سی پیشگوئی پوری نہ ہوئی؟

(اکمل قادیان)

الفضل کا جواب نامہ نگار اہلحدیث کو

اہلحدیث کے ایک نامہ نگار نے ۱۵ جولائی کے پرچے میں اپنا ایک خواب چھپوایا تھا۔ اور اب بڑے فخر سے لکھا ہے۔ اس خواب کے مطابق میرے گھر لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ نامہ نگار موصوف اسی سلسلے میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر حملہ کرتا اور الفضل سے جواب مانگتا ہے۔

سو جواب میں اس الہیات سے ناواقف شخص کو واضح ہو کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ بعض اوقات سچا خواب ایک فاسقہ فاجرہ رنڈی کو بھی آ جاتا ہے۔ کیونکہ ماموران الٰہی کے متعلق حجت ملزمہ قائم کرنے کیلئے خالق فطرت نے یہ مادہ ہر انسان میں رکھا ہے۔ پس جس شخص کے پاس ایک آدھ پیسہ ہو۔ وہ کروڑپتی کے مقابلہ میں نادار اور ناقابل ذکر ہے۔ اور اس کی مثال اس چوہے کی ہے۔ جو ہلدی کی گانٹھ لے کر پنساری بن بیٹھا۔

دوم صرف لڑکا پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں انبیاء و اولیاء کو قبل از وقت اولاد صالح کی خبر دیجاتی ہے۔ ہمارے حضرت خلیفہ اول علامہ نورالدین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو (جو آپ کے ہاں فرزند نرینہ کے لئے دوائی دینا چاہتا تھا۔) کیا خوب جواب دیا تھا۔ کہ مجھے تو صالح اور خادم دین عمر والی اولاد کی خواہش ہے۔ نہ کہ صرف لڑکا پیدا ہونے کی خواہش سو کیا عجب کہ ایک شخص اپنی نادانی سے کفار کی طرح مال دنیوی پر تفاخر کناں ہو۔ اور دراصل یہ اس کے عذاب حسرت کا سامان ہو رہا ہو۔ یا عین عالم جوانی میں اس کو داغ مفارقت دینے والا ہو۔ یا اپنی سرکشی اور فسق و فجور سے دکھ پہنچانے والا ہو۔ پس نرا لڑکا پیدا ہونا تو کوئی فخر و خوشی کی بات نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے قبل از وقت اولاد صالحہ اور پھر ذکور کی خبر دی۔ آپ نے بہت پہلے شائع کیا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ☆ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا ☆ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

اور دنیا اپنی آنکھوں سے اس "بیٹے" کو دیکھ رہی ہے۔ جس کی شہرت کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا گیا ہے۔ اور جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ اور جس کے آنے کے ساتھ خدا کا فضل آیا۔ اور جس کے خدام نے یورپ اور امریکہ میں دین کا ڈنکا بجایا۔ اور مسیحا دل کو بتا گیا۔ اور ظلمتہائے کفر کو دور کر دیا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک عالم کو اس جناب اقدس کی طرف پھیر دیا۔ اور ...

ترقی اسلام قادیان کی تبلیغی مساعی

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل رقمطراز ہیں۔ حسب الحکم حضرت امام جماعت احمدیہ میں نے مظفر گڑھ کے ضلع میں مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کی۔ ۱۸ اگست کو ٹھٹھہ قریشی ایک بستی میں وہاں کے معززین کو بذریعہ ملاقات اور ایک مختصر لیکچر موجودہ حالات سے آگاہ کیا۔ جس کا ان پر ایسا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے ایک پرتکلف دعوت کا انتظام کر کے تمام مضافات کے زمینداروں کو مدعو کیا۔ اور بعد نماز جمعہ میں نے ہزاروں کے مجمع میں تین گھنٹہ متواتر تقریر کی۔ اور ان کو اپنے تنزل کا احساس کرانے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ سکیم پر عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ جس پر انھوں نے مسجد میں کھڑے ہو کر اور قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسمیہ عہد کیا۔ کہ وہ ان تجاویز پر پوری طرح عمل پیرا ہونگے۔ زمیندارہ بنک کے لئے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ملحقات میں پانچ اسلامی دوکانیں کھل گئی ہیں اور قطعاً کوئی عورت بازار میں نہیں جاتی۔ ضلع مظفر گڑھ میں مسلمانوں کی حالت خصوصاً نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ غربت و افلاس کے ہاتھوں نہایت بے غیرتی کی زندگی بسر کرنے پر بیچارے مجبور ہیں۔ جہالت کا یہ عالم ہے۔ کہ رسول اکرمؐ کا نام مبارک اور کلمہ تک نہیں جانتے۔ ہندو برسر اقتدار ہیں۔ اور مسلمان بیچارے ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیاں ہیں۔ جو کچھ وہ کہیں کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں اس قدر کامیابی خدا تعالےٰ کے خاص افضال میں سے ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔ علاقہ جھنگ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکیں کامیاب ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ایک میلہ میں جس میں تیس چالیس ہزار کا مجمع تھا۔ ستر اسی دوکانیں مسلمانوں کی تھیں۔ اور ایک دو ہندوؤں کی۔ مگر ان سے بھی کسی مسلم نے سودا نہیں خریدا۔

مولوی علی محمد صاحب نے ہم شریف میں فضائل اسلام پر اڑھائی گھنٹہ تقریر کی۔ اچھوت اقوام کے لوگ بھی تقریر میں موجود تھے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ مولوی صاحب اچھوت اقوام میں تبلیغ کا کام تندہی سے کر رہے ہیں۔

مولوی عبدالعزیز صاحب نے علاقہ جہلم میں تبلیغی دورہ کیا۔ اور محضر نامہ پر معقول تعداد میں دستخط کرائے۔

مولوی ظہور حسین صاحب کشمیر کے احمدیوں کی تنظیم میں مصروف ہیں۔

گیانی سردار احمد صاحب ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے ہیں۔ اچھوت اقوام میں تبلیغ کے علاوہ محضر نامہ پر دستخط اور موجودہ تحریک کو مقبول بنانے میں خاص کوشش سے کام لے رہے ہیں۔ کاہنوان میں ان کی تحریک پر ایک اسلامی دوکان کھولی گئی ہے۔

ماسٹر ماموں خان صاحب نے ٹھیکریوالہ میں تقریر کر کے مسلمانوں کو حالات حاضرہ سے مطلع کیا۔

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کبیر والہ سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے اس علاقہ کی سب عورتیں ہندوؤں سے سودا لینے جاتی تھیں مگر اب دس فیصدی بھی نہیں جاتیں۔ ہندوؤں نے تحصیلدار سے شکایت کی۔ کہ مسلمان ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ اور تمہیں کچھ نہیں کہتے۔ مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے ان کو بچا لیا ہے۔ ایک انجمن اصلاح رسومات کے لئے بنائی گئی ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹی کا بنک اور دوکان عنقریب کھلنے والی ہے۔ احمدی مبلغین کی تقریریں خوشی سے سنی جاتی ہیں۔

مولوی فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سامانہ میں ترقی اسلام کمیٹی بن گئی ہے۔ جس کی منظوری کے لئے احکام کو درخواست بھیجی ہے۔ مسلمانوں کو حالات حاضرہ سے بذریعہ تقاریر آگاہ کیا جا رہا ہے۔

احمد سریڈو صاحب جاوی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ آپ نے جاوا کے اخبارات کو ورتمان کا مقدمہ اور اس سے متعلقہ کارروائی بھیجی ہے۔ اور دیگر مضامین بھی بھیجتے رہتے ہیں جنہیں اخبارات بڑی خوشی سے شائع کر رہے ہیں۔

لاہور کے بعض دوست بازی گروں کے ان قبائل کو جو نواح لاہور میں پڑے ہیں۔ تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور کامیابی کی امید ہے۔ قبل ازیں محمود بوٹی میں ایک قبیلہ جو ایک سو بارہ اصحاب پر مشتمل تھا۔ مسلمان ہو چکا ہے۔ مسلمانوں نے ان کی بہت مدد کی ہے۔ مسلمانان گنج نے ان کو عظیم الشان دعوت دی۔

اس وقت تک ۱۹۹۳ اصحاب ترقی اسلام کے ممبر ہو چکے ہیں۔ اور محضر نامہ پر ۱۱۶۰۰ دستخط کرائے جا چکے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی محمد مبارک صاحب علاقہ سندھ میں مشغول تبلیغ و ارشاد ہیں۔

مولوی قمرالدین صاحب مبلغ ملتان کوٹ میاں شیخ منظور الحسن صاحب وکیل کی زیر صدارت ایک عام مجمع میں تقریر کی۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اور صدر نے مبارکباد دی۔ اچھوت اقوام کے متعلق وکیل صاحب نے کہا۔ کہ آریہ ان کو طرح طرح کے لالچ دے رہے ہیں۔ اور کئی ایک کو آریہ کر چکے ہیں۔ مگر یہ سب مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ ان کو مالی امداد دی جائے۔

مولوی قمرالدین صاحب لکھتے ہیں۔ ضلع ہوشیارپور میں ۱۴۷ نفوس بازی گروں کے مسلمان ہوئے ہیں۔ وہاں کے مسلمان زمینداروں نے ان کی ہر طرح مدد کی ہے۔ دوسرے علاقہ کے مسلمانوں کو بھی توجہ دینی چاہیئے۔

منشی گلاب خان صاحب علاقہ کیمبلپور کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ وہاں اسلامی دوکانیں کھل رہی ہیں۔ اور مسلمان بھی پوری طرح ان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

پچھلے دنوں جناب پادری عبدالحق صاحب کوئٹہ میں چند دنوں کے لئے تشریف لائے۔ اور انہوں نے گرجا میں ایک لیکچر بعنوان "مسیح از روئے اسلام" پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ دیا۔ جس سے مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے چاہا کہ ان تمام اعتراضات کا جواب اور اسلام کی حقانیت کسی پبلک لیکچر کے ذریعہ سے کوئی مسلمان عالم بیان کرے۔ سو انہی کوششوں کے نتیجہ میں ایک پبلک لیکچر کا انتظام جناب پیر ابو الخیر صاحب رئیس کوئٹہ کے وسیع احاطہ میں کیا گیا۔ اور اشتہارات کے ذریعہ ہر خاص و عام کو مطلع کیا گیا۔ کہ مولوی محمد یعقوب صاحب متعلم احمدیہ کالج قادیان حقانیت اسلام اور بعض شبہات کا ازالہ کے مضمون پر پبلک لیکچر دینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے جناب سید میر عباس علی شاہ صاحب کی زیر صدارت اس مضمون پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ نہایت فصیح اور بلیغ تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد ہماری توقعات سے بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ جس قدر انتظام لوگوں کو بٹھانے کا کیا گیا تھا۔ وہ بالکل ناکافی ثابت ہوا۔ اور کثیر تعداد میں لوگوں کو بلا فرش کے زمین پر بیٹھنا پڑا۔ لیکچر لوگوں نے پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اور چونکہ عیسائیت کا اس میں مقابلہ تھا۔ اس لئے بڑی خوشی اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

اس جلسہ کے انعقاد کے لئے ہم جناب پیر ابو الخیر صاحب رئیس کوئٹہ کے ممنون ہیں۔ جنھوں نے اپنی زمین میں ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت دی۔ اور نیز جناب سید محبوب علی شاہ

صاحب کے از حد شکر گزار ہیں۔ اسی طرح ہمارے پارسی دوست مسٹر بہرام جی بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے جلسے کے لئے قالین دریاں۔ میز اور کرسیاں مہیا کیں اور اشتہارات بھی اپنے خرچ پر شایع کرائے۔ (خاکسار غلام احمد سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ)

نواب شاہ علاقہ سندھ میں ۲۲ تا ۲۴ ستمبر آریوں کا جلسہ تھا۔ جس پر انہوں نے مسلمانوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اور مسلمانوں نے علاقہ سندھ کے احمدی مبلغ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو بلایا۔ جب مولوی صاحب وہاں پہنچ گئے۔ تو آریوں نے مباحثہ سے انکار کر دیا۔ مولوی صاحب نے تین دن سندھی زبان میں وہاں خوب تقریریں کیں۔ جو دلچسپی اور شوق سے سنی گئیں۔ ایک شخص جسے آریوں نے ارتداد کے لئے تیار کیا ہوا تھا۔ مولوی صاحب کے سمجھانے پر وہ ارادہ سے تائب ہو گیا۔ اس سے بھی مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور تمام مسلمان احمدی مبلغ کے بہت ہی شکر گذار ہوئے۔

چندہ خاص کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک چندہ خاص ۱۹۲۷ء میں حضور نے وضاحت سے رقم فرمایا تھا۔ کہ تمام جماعتوں کے کارکن احباب چندہ خاص جالیس سے پچاس فیصدی تک وصول کر کے ۳۰ ستمبر تک قادیان بھجوا دیں۔ تاریخ مذکور کے آنے سے پیشتر ہی اکثر جماعتوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ چندہ خاص کی آخری تاریخ بجائے ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء مقرر کی جائے۔ تاکہ ستمبر کی تنخواہیں ملنے پر چندہ خاص احباب سے لیکر بھیج دیا جائے۔ چنانچہ جماعتوں کی اس درخواست پر ٹھیک وقت پر اطلاع کر دی گئی۔ کہ چندہ خاص کی تاریخ ۲۰ اکتوبر مقرر کی جاتی ہے۔ پس جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک جماعت اپنا اپنا چندہ خاص موعودہ یا مقررہ ۲۰ اکتوبر تک ارسال کر دے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء کے بعد چندہ خاص کی ایک فہرست شایع کی جائیگی جس میں ان جماعتوں کے نام شایع ہونگے۔ جن کی رقم موعودہ یا مقررہ پوری قادیان میں پہنچ گئی ہوگی۔ چندہ خاص میں خصوصیت سے کام کرنے والے احباب یا خصوصیت سے چندہ خاص دینے والے دوستوں کے اسماء بھی نوٹ کئے جائیں گے۔ پس ہر ایک جماعت جہاں اپنا چندہ خاص مقررہ یا موعودہ پورا ارسال کرے وہاں عہدہ دار کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ مجھے ۳۱ اکتوبر تک ایسی رپورٹ بھی بہم پہنچا دے۔ تاکہ میں رپورٹ میں اسکا ذکر کر دوں۔

آخیر میں جماعتوں سے خصوصیت سے درخواست کروں گا۔ کہ جماعتیں پوری تن دہی اور محنت سے چندہ خاص وصول کر کے ۲۰ اکتوبر تک ارسال کریں۔ تاکہ وہ جہاں اس چندے کے پورا ارسال فرمانے میں رضاء الٰہی حاصل کریں۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی بھی خوشنودی کا باعث ہوں۔ اور کہ یہ امر ایسی جماعتوں کے لئے دعا کا محرک ہو۔ یاد رہے کہ چندہ خاص کی یہ رپورٹ غالباً نومبر ۲۷ء کے احمدیہ گزٹ میں شایع ہو سکے گی۔ والسلام

(عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک نو احمدی کا خط

حضرت امام الوقت خلیفۃ المسیح مدظلکم و دام افضالکم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ عاجز ڈیڑھ پونے دو سال سے سلسلہ احمدیہ کی تحقیقات میں مصروف تھا۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سے بھی ملتا اور دوسرے لوگوں سے بھی۔ فریقین کے جلسوں میں شریک ہوتا اور فریقین کی کتابیں بھی پڑھتا رہتا تھا۔ تین ہفتہ ہوئے ہونگے۔ کہ میں نے سکرٹری صاحب کے پاس ایک کتاب "اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب" جس کا لقب "دین مرزا کفر خالص ہے" دیکھ کر مانگی۔ وہ مجھے دیدی گئی۔ یہ کتاب دیوبند کے ایک مشہور مولوی سید مرتضٰے حسن صاحب چاندپوری ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند کی لکھی ہوئی ہے۔ مولوی صاحب نے تو یہ کتاب اور نیت سے لکھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ مجھ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچائی ظاہر کر دی۔ اور اب میں اس قابل ہو گیا۔ کہ حضور والا کی خدمت میں یہ عرض کروں۔ کہ حضور میری بیعت قبول فرما کر مجھے اس پاک سلسلہ میں داخل ہونے کا شرف عطاء فرمائیں۔ اور دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقلال و استقامت عطاء فرمائے۔ اور ان مشکلات کے برداشت کرنے کی جن کا پیش آنا حقانی سلسلوں کے ساتھ شامل ہونے پر ضروری ہے۔ طاقت عطاء فرمائے۔

میرے دل میں تڑپ تھی۔ کہ یہ کتاب جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور جس کے سرورق پر یہ لکھا ہے۔ کہ "یہ رسالہ جس مسلمان کے ہاتھ میں ہوگا۔ کوئی مرزائی اس سے بات نہ کر سکے گا۔ اس فرقہ کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائیگا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے۔ اور سنائے تا کثرت سے لوگ دیکھتے۔ اور پھر جن کتابوں کے اس میں حوالہ دیئے گئے ہیں۔ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود کی وہ اصل کتابیں حاصل کر کے ان کو بھی دیکھتے تا حوالوں کی حقیقت ان پر کھل کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا۔ مولوی صاحب موصوف نے تو یہ کتاب حق پر گہرا پردہ ڈال دینے کے لئے لکھی ہے۔ مگر چونکہ میں پہلے سے حضرت اقدس مرزا صاحب کی وہ عبارتیں دیکھ چکا تھا۔ جو اس کتاب میں کاٹ چھانٹ کر لکھی گئی ہیں۔ اس لئے مجھے اس کتاب سے بہت فائدہ پہنچا۔ اور میرا دل اس یقین سے پُر ہو گیا۔ کہ جب اتنے بڑے مولوی صاحب کا یہ حال ہے۔ کہ انہوں نے حوالہ دینے میں دیانت کے بالکل خلاف کیا ہے۔ تو اوروں کا کیا حال ہوگا۔ اگر کوئی معقول بات مولوی صاحب کے پاس ہوتی۔ تو ضرور پیش کرتے۔ معلوم ہوا کہ معقول بات ہے ہی نہیں۔

میری تمنا ہے۔ کہ میرا یہ عریضہ جلد شائع ہو جائے۔

(خادم شفیع الدین از شاہجہانپور ۲۰ ستمبر ۲۷ء)

حافظ آباد میں اسلامی دکانوں کا بائیکاٹ

غلہ منڈی حافظ آباد میں جہاں بیسیوں دکانیں ہمارے ہندو بھائیوں کی ہیں۔ وہاں صرف دو اسلامی دوکانیں آڑہت کی ہیں۔ ان میں ایک دوکان شیخ دین الٰہی بخش کی ہے۔ اور دوسری دوکان زمیندارہ بنک کی محکمانہ انتظام کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ آجکل ہمارے برادران وطن نے ان دونوں دوکانوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے یعنی ان دونوں دوکانوں پر سے کسی قسم کا مال نہیں خریدا جاتا۔ ہمارے بھائی جو بائیکاٹ کی ابتداء کو ہمیشہ مسلمانوں کے سر تھوپنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ذرا اگر یہاں میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ وہ اس معاملہ میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ اس بائیکاٹ کو انکے تجارتی ہتھکنڈوں کا دیباچہ سمجھنا چاہیے۔ جسکا مقصد انکے خیال میں دیہاتی مسلمانوں کو اس امر پر مجبور کرنا ہے کہ وہ اسلامی دوکانوں پر اپنا مال نہ لے جائیں۔ اور اسطرح ان دوکانوں کو نقصان پہنچا کر اسلامی تجارت کو فیل کر دیں۔

اسمیں شک نہیں کہ ہمارے ہندو حضرات کو قصبہ حافظ آباد میں تجارتی اقتدار بہت عرصہ سے حاصل ہے۔ اور اپنی اکثریت پر ناز۔ لیکن ہم ان اجارہ داران تجارت کی خدمت میں اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر اسی بائیکاٹ نے ایک متعدی صورت اختیار کر لی۔ اور زمینداران علاقہ حافظ آباد نے جن میں ۹۵ فیصدی مسلمان ہیں۔ اپنی اکثریت کا کوئی مظاہرہ پیش کیا۔ اور تمام ہندو آڑہت کی دوکانوں کا بائیکاٹ کر دیا تو جہانشوں کے معاندانہ رویہ کا نتیجہ کیا ہوگا تصویر کا دوسرا رخ بھی فراموش نہ کرنا چاہیے۔ آخر میں ہم جناب رجسٹرار صاحب زمیندارہ بنک ہائے پنجاب کی خدمت میں اطلاعاً عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جس صورت میں محکمہ کو اپریٹو کے ماتحت جملہ بنک ہائے زمیندارہ کے لوگ اس دوکان پر مال فروخت کرنیکے پابند نہیں تو اسکے بائیکاٹ سے ہندوؤں کا مطلب سوائے اسکے کچھ نہیں ہو کہ محکمہ کے نظم و نسق میں ابتری پیدا کریں۔ امید کہ صاحب موصوف اپنی محکمانہ انتظام کے ماتحت فوری توجہ کریں گے۔ (نامہ نگار از حافظ آباد)

17

ہندوستان کی ملکی ترقی کے راستہ میں

ستیارتھ پرکاش کا روڑا

صوبہ پنجاب کے اینگلو انڈین اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے جو پہلے بھی ستیارتھ پرکاش کے خلاف پرزور آواز بلند کر چکا ہے۔ اپنے ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں ایک آرٹیکل لکھکر ثابت کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی ملکی ترقی کے راستہ میں ہندو دھرم کے قوانین عموماً اور ستیارتھ پرکاش خصوصاً بہت بڑی روک ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے سول کے اس مضمون کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ٭

(ایڈیٹر)

اصلاحات اس لئے معرض وجود میں آئی تھیں۔ کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی اپنے ملک کے نظم و نسق میں زیادہ حصہ لینے کی بڑی ہی معقول خواہش کا اظہار کر رہے تھے۔ اور حق یہ ہے کہ اصلاحات نے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بہت کچھ کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان ایسے وسیع ملک کے تعلق میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنا اور بتدریج ترقی کرنا ضروری تھا۔ لیکن اس بات نے حقیقی مقصد کے تعین کو آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ اصلاحات ہندو سوسائٹی کے نظام کے لئے جو کچھ کر سکتی تھیں۔ اغلب یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے اس کا احساس نہیں کیا۔ مقصد یہ ہے کہ ذمہ دار حکومت کو بتدریج حاصل کیا جائے اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ انجام کار حکومت اپنے اعمال کے لئے باشندگان ہند کے آگے جوابدہ بن جائے۔ بہ الفاظ دیگر ملک میں جمہوریت قائم کی جائے۔ یہ تجویز بڑی معقول ہے۔ جو لوگ ترقی کے طلبگار ہیں۔ انہوں نے مغربی انداز و اسلوب پر انگریزی میں تعلیم پائی۔ لہذا وہ جان چکے ہیں۔ کہ جو ممالک اس وقت تہذیب و تمدن کے علمبردار ہیں۔ ان میں یا تو خالص جمہوریتیں قائم ہیں یا ایسی جمہوری حکومتیں ہیں۔ جن کی نگرانی اچھی دستوری بادشاہوں کے ہاتھ میں ہے۔ بہر حال مختلف افراد کی خواہشات کچھ ہوں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اصلاحات انجام کار جمہوری حکومت پر منتج ہوں گی ٭

مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے یہ خیال تعجب انگیز نہیں۔ اسلام کے قرن اول میں جمہوریت ہی قائم تھی۔ اور مواخات دینی کا طبعی اقتضا بھی یہی تھا۔ اگرچہ بعد میں شخصی حکومتیں قائم ہو گئیں۔ لیکن جماعت مومنین کے عمومی اثرات طاقتور سے طاقتور بادشاہوں کو تجاوز سے روکتے رہے۔ اسلام میں اصلاً تمام لوگ برابر ہیں۔ البتہ بعض افراد کا اپنے دوسرے بھائیوں کے مقابلہ میں خوبیٔ تقدیر سے زیادہ محظوظ ہونا دوسری بات ہے ٭

یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہندوؤں کی حالت اس سے بالکل مختلف ہے۔ ہندوؤں کے قدیم مقننوں نے قوم کو چار طبقوں میں تقسیم کیا تھا۔ بعد کے ہندو ان میں مزید تقسیموں کا اضافہ کرتے رہے۔ تاآنکہ ساری ہندو سوسائٹی بے شمار گروہوں میں منقسم ہو گئی۔ ہندوؤں کا اصول یہ ہے۔ کہ سوسائٹی کا ہر حصہ ایک دوسرے سے الگ ہے۔ اس لئے یہ امتیازات قائم رہنے چاہئیں۔ اس کے خلاف نظریہ جمہوریت میں قوم کے تمام افراد کو مساوی مانا جاتا ہے۔ اور انہیں متحد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہندو سوسائٹی میں ایک اور چیز بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بے شمار طبقات میں منقسم لوگ اونچی جاتی کے دائرے سے باہر رکھے جاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے معاشرتی نظام پر کبھی جمہوریت کی عمارت تعمیر نہیں ہو سکتی ٭

ہندوؤں کو اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے اصلاح کی کوشش نہ کی تو ان کے افراد اب تک جس رفتار سے دو بڑے بڑے تبلیغی مذہبوں (اسلام اور عیسائیت) میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ اس میں حیرت انگیز اضافہ ہو جائے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ ذمہ دار حکومت میں رائے دہندگی کے مساوی حق سے محظوظ ہوں گے۔ وہ اپنے ہمسائیوں کو اس بات کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ کہ انہیں کنوؤں سے پانی بھرنے یا عام زندگی کے دوسرے ظروف سے استفادہ کرنے سے روکا جائے۔ ہندوؤں کے معاشرتی نظام کو جمہوریت کے مقاصد سے مطابق بنانے کے لئے نئی نئی تحریکات کے پیدا ہونے کو فلاف توقع نہیں کہا جا سکتا۔ شاید یہ کہا جائے۔ کہ آریہ سماج اچھوت ادھار اور ذات پات کے اڑا دینے کی حامی ہے۔ لیکن ہنوز زیادہ آزادانہ تحریک کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ٭

دوسرے مذاہب کی مقدس کتابیں ان کے پیروؤں کے نزدیک کلیۃً واجب الاطاعت ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کو اس کے پیروؤں کے نزدیک کس حد تک یہ مرتبہ حاصل ہے۔ لیکن یہ کتاب بجائے خود روح اصلاحات سے مطابقت کھاتی نظر نہیں آتی۔ اسلام اور ہندوستان کے دوسرے مذاہب کے متعلق اس کے جوابواب ہیں۔ ان سے وہ عام توافق مترشح نہیں ہوتا۔ جو ذمہ دار حکومت کے لئے تمام جماعتوں کی مشترکہ جدوجہد کی حالت میں جاری و ساری ہونا چاہیئے۔ نیز اس کتاب کے چھٹے باب میں مقصود منتہا یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک ہندو بادشاہ ہو جس کے وزیر ویدوں کے عالم ہوں۔ لہذا اس نظریہ کے مطابق پارسیوں مسلمانوں اور دوسرے غیر ہندو ہندوستانیوں کو اس حکومت میں شامل نہیں کیا جائے گا ٭

علاوہ بریں اگرچہ آریہ جانتے ہیں۔ کہ جمہوری حکومت کی بنیاد افراد پر ہے۔ اور اسی لئے وہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں اپنی تعداد بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ لیکن ذات پات کے اڑا دینے کی خواہش ان میں کبھی اتنی زبردست نظر نہیں آتی۔ جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ بدقسمتی سے یہ واقعہ ہے کہ شادی کے معاملہ میں آریہ راسخ العقیدہ ہندوؤں یا سکھوں سے رشتہ پیدا کرے گا۔ لیکن وہ اس محدود دائرے سے باہر نہیں جائے گا جس کے ساتھ ذات پات کے امتیازات نے اسے وابستہ کر رکھا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ آریہ سماجی جن میں اپنے مقصد کے لئے جوش اور شدت نظر آتی ہے۔ ان قواعد میں بعض ترمیمیں کر دیں۔ تا کہ یہ ہندوستان کے دوسرے باشندوں کے لئے زیادہ خوشگوار ہو جائیں۔ اور ہندو سلطنت کے بجائے ہندوستانی جمہوریت کے لئے جدوجہد کی جا سکے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو توقع ہے۔ کہ دوسرے پرجوش ہندو ایک سچی ہندو قوم کی تخلیق کے لئے کوشش کریں گے۔ جو اصلاحات کے حقیقی اصول سے مطابقت پیدا کرے گی۔ اور ہندوستانی باشندوں کے دوسرے عناصر کے ساتھ مل کر ذمہ دار حکومت کے لئے قدم اٹھائے گی۔ جب تک یہ نہ ہو گا۔ ہمیں اصلاحات کا مستقبل اچھا نظر نہیں آتا۔

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ

الفضل کے ماہواری ایڈیشن کیلئے اشتہار بھجوائیے

الفضل کا خاص نمبر ۳۰ ستمبر ۲ ؍ پر مفت منگوائیں۔

استہار

علمی ادبی اور مذہبی قابل دید کتابیں

فیروز اللغات اردو

اس میں رائج الوقت اردو کے پچاس ہزار الفاظ و محاورات ضرب المثلوں اور مقولوں کے دو لاکھ سے زیادہ معنی بتائے گئے ہیں۔ اور تقریباً وہ تمام عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ ترکی اور یونانی الفاظ جمع ہو چکے ہیں۔ جو اس وقت اردو تحریر و تقریر میں کام دے رہے ہیں۔ چنانچہ علم دوست اہل الرائے نے اس محنت کو زبان اردو میں ایک بیش بہا اضافہ قرار دیا۔ اور ہز ایکسلنسی گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے اسے اپنے نام نامی پر ڈیڈیکیٹ کرنے کی عزت عطا فرمائی۔ اور محکمہ تعلیم کی طرف سے پانصد روپیہ کا انعام مرحمت ہوا۔ پنجاب و شمال مغربی سرحد کی ٹکسٹ بک کمیٹیوں نے اسے تمام مدارس کی سکول لائبریریز کے لئے منظور فرمایا۔ اور بمبئی و مدراس میں بھی تقریباً یہی مقبول ہے۔

ہر ایک اردو دان سکول ماسٹر۔ طالبان علم اور ان حکام و ممتحنین کے لئے جنہیں اردو میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کتاب کا خریدنا بے حد ضروری ہے۔ کتاب دو حصوں میں مکمل ہوئی ہے۔ جو دونوں مجلد ہیں حجم [illegible] بارہ سو صفحات (۱۲۰۰) قیمت [illegible]

فیروز اللغات عربی

اس میں سولہ ہزار سے زائد جدید و قدیم عربی کے کثیر الاستعمال الفاظ اور ان کے معانی سلیس اردو میں بیان ہوئے ہیں۔ حجم [illegible] کے ۶۰۰ صفحات۔ کاغذ چکنا۔ سفید۔ لکھائی چھپائی سب دیدہ زیب کتاب مجلد قیمت تین روپے

مخزن ادب

آنریبل سر شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کو علمی دنیا میں جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ کسی معرفی کی محتاج نہیں۔ چنانچہ ان کے وہ مضامین جو مخزن میں چھپتے رہتے تھے۔ یا ان کا سفرنامہ ترکی ایسی چیزیں ہیں۔ کہ تعلیمی دنیا نے انہیں سر آنکھوں پر اٹھا لیا۔ کہیں وہ سکول لائبریریز اور کہیں نصاب میں داخل ہیں۔ اور کہیں پرائیویٹ استعمال میں کار آمد۔ چنانچہ مختلف تقطیع کے تمام سے تین حصے ساڑھے چار روپے (۴ع۸) قیمت کے اگر بازار میں مل رہے ہیں تو سفرنامہ تین روپے میں بھی ہاتھ آنا مشکل ہے۔

کارخانہ ہذا نے صاحب موصوف کی منظوری سے آج تمام مخزن والے اور سفرنامہ والے علمی و تاریخی مضامین کو خاص ترتیب دیکر ایک ہی جلد میں جمع کیا ہے۔ اس میں بعض ایسے مضامین بھی شامل ہیں۔ جو پہلی مطبوعات میں موجود نہیں۔ اور ایسا ہی بعض وقتی مضامین جو خاص موقع پر زیب قرطاس ہوئے تھے۔ اور اب ملک کو ان کی ضرورت نہیں۔ اڑا بھی دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ آنریبل موصوف کے علمی مضامین کا ایک ایسا گلدستہ تیار ہو گیا ہے۔ کہ جب دیکھیے سدا بہار نظر آئیگا۔ اور ہمیشہ ہی اپنی خوبی دکھائیگا۔ علاوہ ازیں شیخ صاحب کے ان ہم مذاق اہل قلم بزرگوں کے مضامین بھی ان کے آخر میں لے لئے گئے ہیں۔ جو ایڈیٹری مخزن کے زمانہ میں ان کے علم بردار تھے اور جن کی لاجواب تحریرات ادب کی جان سمجھی جاتی ہیں۔ آخری حصہ میں وہ بے بدل نظمیں اور غزلیات وغیرہ ہیں۔ جنہیں مخزن کی روح رواں کہنا چاہیئے حجم ۰۰ ے صفحہ تقطیع [illegible] کتاب مجلد قیمت تین روپے کوئی لائبریری اور علمی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ (عہ)

رموز قدرت

یہ ایک انگریزی علمی و فلسفی ناول کا ترجمہ ہے جسے راجہ محمد افضل خاں صاحب نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ نام کو ناول ہے۔ لیکن درحقیقت سینکڑوں مسائل اور علمی نکات سائنس کا ایسا خلاصہ ہے۔ کہ جس سے کوئی سکول لائبریری اور کوئی پرائیویٹ کتب خانہ خالی نہیں رہ سکتا۔ اہل فرنگ نے جس غرض کے لئے ناول کا شعبہ اختیار کیا ہے۔ وہ ایسے ہی ناولوں کے دیکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حجم ۰۰ ۲ صفحہ قیمت دو روپے (۲ع)

معجزات نبوت

حضرت سید العرب والعجم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ معجزات جنہوں نے شدید و غلیظ منکروں اور فاضل اور کیبوں کے سر جھکا دئے۔ معجزات کا اثر اسلام کی ترقی اور معجزات کی ضرورت اور سب پر منصفانہ بحثیں اور ثبوت۔ قیمت (۵ر)

لیڈران ہند

یعنی حالی۔ محسن الملک سر سید احمد خاں۔ محمد علی۔ علامہ ابو الکلام آزاد مہاتما گاندھی۔ تلک۔ دیانند سرسوتی۔ سر آغا خاں کے مختصر حالات زندگی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

تجرید بخاری عربی مع ترجمہ اردو

مؤلفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی سنہ [illegible] صحیح بخاری میں امام بخاری علیہ الرحمۃ نے شہرت روایت ثابت کرنے کیلئے ہر مضمون کی کئی کئی حدیثیں دی ہیں اس دشواری کو سب سے پہلے علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے نویں صدی ہجری میں محسوس کر کے صحیح بخاری کی ایسی تجرید تیار کی۔ اور ہر ایک مضمون کی ایک یا صرف دو ایسی متصل اور مستند حدیثوں کو لیا جو اس موضوع کے جملہ لوازم کو پورا کر سکیں۔ اور پھر اس کام کے لئے اور حدیث کی تلاش نہ رہے۔ اس طرح اس کتاب کی صرف سوا دو ہزار حدیثوں کی نام بنام فہرست پھر ایک کالم میں عربی اور بالمقابل سلیس اردو ترجمہ ہے تقطیع [illegible] حجم پورا گیارہ سو صفحہ کاغذ چکنا۔ سفید ولایتی۔ مجلد قیمت آٹھ روپیہ (عہ ر)

آئینہ حج

مصنفہ حاج الحرمین الشریفین حضرت سید فضل محمود صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس (پنجاب) اس نادر کتاب میں اس فریضہ اسلام کی وہ تمام کلی و جزوی واقفیت جمع کی گئی ہے جس کی ایک حاجی اور زائر کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ حج کے متعلق ہر قسم کے آداب اور دعائیں بلکہ اس اہتمم بالشان فریضہ کی تاریخ اور فلسفہ نہایت خوبی سے قلم بند ہوا ہے۔ ہر طرح کے اخراجات کرایہ۔ محصول۔ خورد و نوش منازل سفر کے نام اور قیام یہ تفصیل کار آمد معلومات کا گنجینہ ہے تقطیع جیبی۔ قیمت (عہ)

پیغمبر اسلام

آنحضرت صلعم کی یہ مختصر سوانح عمری شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے حضرت مرزا جان جاناں صاحب شہید کی فرمائش پر ایسی جامع لکھی ہے کہ کوئی ضروری بات باقی نہیں رہ گئی۔ کارخانہ ہذا نے عربی سے سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جس میں ولادت۔ رضاعت۔ اخلاق و آداب نبوت۔ ہجرت۔ معجزات۔ وفات۔ لباس ازواج مطہرات غلام کنیزیں، مویشی، سواری کے جانور۔ غرضکہ تمام ضروری معاملات کے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ (ہم)

امہات المومنین

اس میں رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حرم محترم کے نام بنام صحیح حالات کے علاوہ تعدد ازدواج پر محققانہ اور منصفانہ بحثیں اور یورپین عالموں کے خیالات کے اقتباسات درج ہیں۔ قیمت (۶ر)

خانہ آبادی

سر کانن ڈائل کے مشہور ناول کا اردو ترجمہ راجہ محمد افضل خاں صاحب کے قلم سے قیمت مجلد دو روپے (۲ع)

دیوان کلیات نعتیہ محمود رم

یہ وہی سرور رامپوری ہیں۔ جن کی دلی آرزو روضۂ اقدس صلعم کے سامنے جان دینے کی تھی۔ اور جو ہو بہو پوری ہو گئی۔ اس کلیات میں وہ حضوری غزلیات بھی شامل ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کے روضۂ اطہر کے سامنے لکھی گئی تھیں۔ حجم ۳۵۰ صفحات۔ تقطیع [illegible] قیمت (عہ)

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جس کے ایک ایک مصرعہ پر کئی کئی دن وجد رہے۔ تصوف و معارف کا ایک دریا ہے کہ امڈا چلا آ رہا ہے۔ بزبان فارسی قیمت (عہ)

خصائل و شمائل نبوی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور وہ اخلاق و آداب جنہوں نے سراپا وحشت انسانوں کو آپ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا۔ انسان کے کیریکٹر کا معراج کمال اور حسن خلق کا نمونہ اس سے بہتر تو کیا اس سے کمتر بھی دنیا میں کم ہی نظر آئیگا (۵ر)

رقعات عالمگیری اردو

یعنی ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے فارسی خطوط کا سلیس اردو ترجمہ جس کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ قیمت (۸ر)

اورنگ زیب عالمگیر

محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے مختصر و دلچسپ اور قابل دید حالات زندگی۔ قیمت (۸ر)

اکبر اعظم

جلال الدین اکبر کی مختصر سوانح عمری اور اس کے نو رتنوں کی حکایات (۸ر)

گلدستہ حکایات

دلچسپ و نتیجہ خیز حکایات (۴ر)

چہل حدیث مترجم اردو

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قیمت دو آنہ (۲ر)

عصمت انبیاء

مصنفہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر پنجاب اس میں انسان کی فطری عصمت پر ایک محققانہ نظر ڈالی ہے قیمت چار آنہ (۴ر)

ملنے کا پتہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز گورنمنٹ پرنٹرز پبلشرز اینڈ بک سیلرز۔ لاہور

ہندوستان کی خبریں

—— اہتمام برق کے کمشنروں نے دیہاتی علاقہ میں بجلی کی طاقت مہیا کرنے کی تجاویز کے متعلق ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ دیہات دُور دُور واقع ہیں۔ اس لئے وہاں بجلی کا انتظام کرنے کے لئے زیادہ مصارف آئیں گے۔ بجلی لے جانے کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ زمین کے اندر تاروں کا جال بچھایا جائے۔ دوم یہ کہ کھمبوں پر سے تار لے جائی جائیں گی۔ لیکن دوسری صورت کی بہ نسبت پہلی صورت میں خرچ بہت بڑھ جائیگا۔ غور کیا جا رہا ہے۔ کہ کھمبوں کے طول کو کم کر کے خرچ کے تخمینہ میں اور بھی کمی کی جائے۔ دیہات میں بجلی کی طاقت کی مانگ بہت زیادہ ہے۔

—— مدراس ۳ر اکتوبر۔ مہاتما گاندی نے ارشاد فرمایا ہے۔ بعض مندر ایسے ہیں۔ جن میں خدا اسی طرح رہتا ہے۔ جس طرح عصمت فروشی کے اڈوں میں۔

—— امرتسر ۳ر اکتوبر۔ آج سردار کھڑک سنگھ نے سکھ شہید مشنری کالج کا افتتاح کیا۔ اس کالج میں سکھ نوجوانوں کو تبلیغ مذہب کی تعلیم دیجائے گی۔ سردار کھڑک سنگھ نے اس چودہ ہزار روپیہ میں سے جو انہیں مختلف فریقوں سے وصول ہوا ہے۔ سات ہزار روپیہ اس کالج کو دیدیا ہے۔

—— لکھنؤ یکم اکتوبر۔ امین آباد پارک کی پرانی عظیم الشان محفل میلاد کے عدم انعقاد سے مسلمانانِ لکھنؤ میں رنج و اضطراب قائم ہے۔

—— نئی دہلی کی سیکرٹریٹ کی عمارت کے گنبد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ یہ گنبد قطب مینار سے بھی چند فٹ بلند تر ہے۔ اور زمین سے ۲۱۰ فٹ اونچا ہے۔

—— بدایوں ۲ر اکتوبر۔ تبلیغ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے سر عبدالرحیم نے اس امر پر زور دیا۔ کہ مسلمانوں کی تبلیغی سوسائٹیاں مستقل بنیاد پر قائم کی جائیں۔ ہمیں شدھی کے حملہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس غرض کے لئے ہماری تبلیغی سرگرمیاں بہت زوردار اور وسیع پیمانہ پر ہونی چاہئیں۔ ہمارے درمیان ہزارہا علماء اور مولوی صاحبان ایسے ہیں۔ جن کے لئے کوئی مناسب حال کام نہیں ہے۔ مگر مناسب پیمانہ پر تبلیغ کو تنظیم دیجائے۔ تو اس سے ان اصحاب کے لئے ایک وسیع میدان کار پیدا ہو جائیگا۔ جو اُن کی قابلیت۔ لیاقت۔ سرگرمی اور جوش کے عین مطابق ہوگا۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے سر عبدالرحیم نے مستقل تبلیغ فنڈ کے لئے اپیل کی۔ اور کہا۔ کہ اس فنڈ کے واسطے ۲۰۔۳۰ لاکھ روپیہ مطلوب ہے۔

—— امرتسر ۲ر اکتوبر۔ ایک اردو پمفلٹ موسومہ "جان دے ویری" کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۸ نوٹس لیا گیا ہے۔ اس نوٹس کی تعمیل فیروز الدین اور مولوی عبداللہ متہاس کے خلاف کی گئی ہے۔

—— مسٹر کریک کے بعد مسٹر ایچ ڈبلیو ایمرسن گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری ہونگے۔

—— رانچی ۳ر اکتوبر۔ گورنر بہار کو بوساطت وائسرائے ہز میجسٹی ملک معظم کی طرف سے سیلاب زدگان ہند کی اعانت کے لئے پانسو روپیہ موصول ہوا ہے۔

—— الہ آباد ۴ر جولائی۔ گذشتہ محرم کے ایام میں ضلع اوناؤ میں جو فرقہ وار ہنگامہ ہوا تھا۔ اس کے مقدمہ کا فیصلہ مسٹر جعفر علی بیگ نے زائد از دو ماہ کی سماعت کے بعد آج سُنا دیا ہے۔ اس مقدمہ میں ۱۳ ہندو اور ۲۰ مسلمان ملزم تھے۔ ہندو تو سب کے سب بری کر دیئے گئے۔ اور سترہ مسلمانوں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

—— رنگون ۴ر اکتوبر۔ دریائے ایراوتی میں طغیانی کی وجہ سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پچاس لاکھ ایکڑ مزروعہ زمین بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اور اسی قدر رقبہ کو کم و بیش نقصان پہنچا ہے۔

—— میرٹھ ۴ر اکتوبر۔ حال ہی میں میرٹھ پولیس نے ایک ڈاکہ کے سلسلہ میں جو غازی آباد کی تحصیل میں ڈالا گیا تھا۔ چند گرفتاریاں کی ہیں۔ جن میں چودہری ملوک سنگھ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کو بھی گرفتار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے قبضہ سے کچھ سامان اور ایک زیور برآمد ہوا ہے۔

—— ناگپور ۵ر اکتوبر۔ ناگپور میں ایکٹ اسلح جات کی مخالفت کے لئے ستیہ آگرہ پھر شروع ہو گیا ہے۔ دو والنٹیر جو تلواریں لئے ہوئے تھے۔ پکڑے گئے۔ ان میں سے ہر ایک کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ عدم ادائگی جرمانہ کی صورت میں تین ماہ قید سخت بھگتنی پڑیگی۔

—— الہ آباد ۶ر اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۴ر اکتوبر کی رات کو جبل پور میں فرقہ وار فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں نصف درجن انسانوں کی جان کو نقصان پہنچا۔ فساد کی حقیقی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم اتنا پتہ ضرور چلا ہے۔ کہ چند ہندوؤں کے گیت گانے سے لوگوں کے جذبات مشتعل ہو گئے۔

—— گوجرہ ۶ر اکتوبر۔ سر مہدی شاہ گذشتہ شب کے دس بجے راہی ملک بقا ہو گئے۔

—— اجمیر ۵ر اکتوبر۔ ترن راجستھان کا بیان ہے۔ کہ ریاست جودھپور کے رہ سوال دیہتوں اور مختلف علاقہ جات کے چند آدیوں میں یہ تحریک زور سے پھیل رہی ہے۔ کہ میگھاؤں۔

(رنج جاتی) کو چاندی کے کڑے پہننے سے روکا جائے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— طہران ۲ر اکتوبر۔ وزیر اعظم نے مجلس میں اعلان کیا ہے۔ کہ معاہدہ رُوس و ایران پر طہران اور ماسکو میں دستخط کر دیئے گئے۔

—— لنڈن ۴ر اکتوبر۔ پریوی کونسل کا جو اجلاس ۱۸ر اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں ہندوستانی مرافعہ جات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یعنی اب کے تیس ہے۔ گذشتہ اجلاس میں ۱۶ تھی۔ کنیڈا اور دیگر ممالک کی اپیلیں بہت کم ہیں۔ کیونکہ وہاں مقدمہ بازی بہت کم ہو رہی ہے۔

—— طہران یکم اکتوبر۔ تقریباً چھ اشخاص جو دفتر حربیہ میں ملکی ملازمت کے سلسلہ میں افسر ہیں۔ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی گرفتاری کی وجوہ بھی معلوم نہیں۔

—— نیروبی ۳ر اکتوبر۔ وکٹوریہ نیانزا جھیل کے ایک بڑے جہاز "رسنگا" میں گذشتہ منگل کو آگ لگ گئی جس سے وہ بالکل تباہ ہو گیا۔ نقصان جان نہیں ہوا۔ لیکن ۵۰۰ ٹن سامان جلکر خاک ہو گیا۔

—— جریدہ "السیاستہ" قاہرہ رقمطراز ہے۔ کہ ٹرکی میں شدید بارش ہونے کی وجہ سے مغربی اناطولیہ کا ایک شہر کا شہر جس کا نام اوشف ہے۔ بالکل تباہ و برباد ہو گیا ہے صدہا مقامات اور ہزارہا مویشی سیلاب سے بہ گئے۔ مصیبت زدوں کی امداد کے لئے امدادی کارروائیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

—— المقطم بحوالہ ام القریٰ لکھتا ہے۔ کہ ابن سعود نے ہندوستان سے غلاف کعبہ کی تیاری کے لئے کاریگروں کو بلایا ہے۔ نیز ان کاریگروں کے بلانے میں یہ فائدہ بھی ہے۔ کہ حجازیوں کو اس صنعت سے واقف کیا جائے۔ یہ طے ہو گیا ہے۔ کہ شاہی ایوان کے سامنے جو میدان واقع ہے۔ اس میں یہ کارخانہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ کارخانہ کی تیاری کے لئے اسباب فراہم کئے جا رہے ہیں۔

—— ایبجلنیز ۲ر اکتوبر۔ چند آدمیوں کی ایک ٹولی ایک خوبصورت سفری موٹر کار میں سوار ہو کر ایک بنک میں پہنچی۔ موٹر کار میں سے مشین گن نکالی۔ اور بنک پر گولیاں برسانا شروع کر دیا۔ بعد ازاں گولیوں کی آڑ میں چند ڈاکو بنک میں داخل ہوئے خزانچی اور ایک کلرک [illegible] ڈالر کی رقم لیکر غیب ہو گئے۔